علوم حدیث پر مستشرقین کی تنقیدات اور مصطفیٰ اعظمیؒ کا منہج تحلیل و تجزیہ

اسماء گل*

ڈاکٹر یاسر عرفات**

Abstract:

The main purpose of writing this article is to show the method of writing adopted by dr Mustafa Azami in context of orientalism. This article also shows the activities of orientalists towards Islam, specially in the field of Quran and Hadith. It will be also told in this article that how Muslims reacted over orientalism. orientalists criticise the foundatiins of Islam especially on Quran and Hadith. They say that Islam's foundations are not safe. According to them when Quran and Hadith were saved in written form prophet of Islam had been died a long ago. In reply dr Mustafa Azami presents different arguments that how holy Quran and Hadith were saved by Muslim scholars and Muhaditin.In this article specially the work of Muhaditin by dr Mustafa Azami is also described. The role of Dr. Mustafa Azami in the field of orientalism is clearly discussed in this article. Dr. Mustafa Azami is definitely a legend scholar in the religious history of sub continent. His performance, life and other pecularities are discussed here.

پیدائش، خاندانی زندگی اور تصانیف: عصر حاضر میں علم حدیث کے حوالے سے ایک انتہائی معتبر نام ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ کا ہے انہیں احادیث کو عربی زبان میں سب سے پہلے کمپیوٹرائز کرنے کا شرف حاصل ہے اور اسی بنا پر انہیں ۱۹۸۰ء میں کنگ فیصل عالمی ایوارڈ حاصل ہوا۔ نام: آپ کا نام محمد مصطفیٰؒ ہے۔

پیدائش: آپ ۱۹۳۰ء بمطابق (۱۳۵۰ھ) کے آس پاس اتر پردیش ہندوستان کے مردم خیز علاقہ مئو (اعظم

*پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ عربیک، گورنمنٹ کالج یونیوسٹی، فیصل آباد

**اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ عربیک، گورنمنٹ کالج یونیوسٹی، فیصل آباد

گڑھ) میں پیدا ہوئے۔(۱)

اعظمی نسبت کی توجیہہ: عام طور پر ضلع اعظم گڑھ اتر پردیش کے رہنے والے اپنے نام کے آگے اعظمی لکھتے ہیں۔ متعدد علماء ہند اپنے نام کے ساتھ اس نسبت کو لگاتے ہیں مثلاً عظیم محدث، محقق، شیخ، حبیب الرحمان اعظمی وغیرہ۔تاہم ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ جنہیں علم حدیث میں خدمات پر ''جائزۃ الملک''، فیصل عطا کیا گیا۔آپ نے ایک انٹرویو میں اپنے نام کے ساتھ اعظمی نسبت کی توجیہہ اپنے وطن مالوف اعظم گڑھ کا ذکر نہیں کیا، اسی طرح انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ان کے نام کے ساتھ اعظمی کی نسبت بغداد کے علاقہ اعظمیہ والی بھی نہیں جن کی طرف بعض ادباء جیسے ولید الاعظمی وغیرہ منسوب ہیں بلکہ یہ نسبت بغداد کے ایک محلّہ ''الاعظمیہ'' سے منسوب ہے جہاں امام اعظم ابوحنیفہ کی مسجد اور قبر ہے۔(۲)

اولاد: آپ کے تین بچے ہیں۔بیٹی فاطمہ مصطفیٰ اعظمی امریکہ سے انجینئر نگ پھر ماسٹران انجینئر نگ اور پھر پی ایچ ڈی کرنے کے بعد کنگ سعود یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، اور آخری صاحبزادے انس مصطفیٰ اعظمی ''دیوان المظالم''، میں ہیں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کو اپنے وطن سے بہت لگاؤ تھا۔سعودی شہریت حاصل کرنے کے باوجود بھی اپنے ملک، اپنے علاقہ اور اپنے ادارہ سے برابر تعلق رکھتے تھے۔اپنے علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے مستعد رہتے تھے۔اپنے علاقے کی لوگوں کی خوشیوں کا بھرپور خیال رکھتے اور اپنے لوگوں کی ترقی کے خواہاں رہتے تھے۔(۳)

ابتدائی تعلیم: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی نے برصغیر کی معروف علمی درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۲ھ میں علوم دینیہ سے فراغت حاصل کی۔بعد ازاں از ہرا لہٰذا دارہ علوم دیوبند سے علوم نبوت میں فضیلت کی ڈگری حاصل کی۔(۴) ماسٹرز کی تعلیم کے لیے مصر کی طرف کوچ: اس کے بعد آپ مصر چلے گئے وہاں کے مشہور اسلامی ادارہ جامعہ الازہر سے ۱۹۵۵ء میں ''شهادة العالمية مع الاجازة بالتدريس ''یعنی ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔(۵) وطن واپسی: جامعۃ الازہر سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد اور ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد شیخ مصطفیٰ اعظمیؒ واپس اپنے وطن ہندوستان آ گئے۔(۶)

قطر کا سفر بغرض ملازمت: وطن واپس آنے کے فوراً بعد ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ ملازمت کی غرض سے قطر چلے گئے وہاں کچھ دنوں آپ نے غیر عربی لوگوں کو عربی زبان کی تعلیم دی پھر قطر کی پبلک لائبریری میں لائبریرین کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔اس دوران آپ نے اپنے علمی ذوق وشوق کی بنیاد پر متعدد قیمتی مخطوطات پر

بھی کام کیا۔(۷)

لندن کی طرف مراجعت اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا حصول: ۱۹۶۶ء میں آپ قطر سے لندن چلے گئے اور ۱۹۶۶ء میں دنیا کی معروف یونیورسٹی کیمبرج لندن سے پروفیسر آر۔جے آربری اور پروفیسر آر۔بی۔سارجنٹ کی زیر نگرانی Studies in Early Hadith Literature کے موضوع پر انگریزی زبان میں مقالہ پیش فرمایا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔(۸)

قطر واپسی: اس کے بعد آپ قطر واپس چلے گئے اور قطر پبلک لائبریری میں ڈائریکٹر کی حیثیت سے مزید دو سال یعنی ۱۹۶۸ء تک کام کیا۔(۹)

جامعۃ القریٰ: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ بعد ازاں جامعۃ القریٰ مکہ مکرمہ میں مساعد پروفیسر متعین ہوئے اور ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۳ء تک وہاں تدریسی ذمہ داریاں انجام دیں۔ ۱۹۷۳ء کے بعد آپ کنگ یونیورسٹی میں بطور پروفیسر تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے یہاں آپ نے "مصطلاحات الحدیث" کے پروفیسر کی حیثیت سے علم حدیث کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۱ء تک مکہ مکرمہ میں اور ریاض میں آپ کی سرپرستی میں بے شمار حضرات نے حدیث کے مختلف پہلوؤں پر ریسرچ کی اس دوران آپ سعودی عرب کی مختلف یونیورسٹیوں میں علم حدیث کے ممتحن کی حیثیت سے متعین کئے گئے۔ نیز مختلف تعلیمی و تحقیقی اداروں کے ممبر بھی رہے۔(۱۰)

سعودی شہریت کا حصول اور دیگر اہم ذمہ داریاں: ۱۹۸۱ء بمطابق ۱۴۰۱ھ میں حدیث کی گراں قدر خدمات کے پیش نظر آپ کو حکومت سعودی عرب کی طرف سے سعودی شہریت عطا کی گئی سعودی عرب میں آپ نے درج ذیل دیگر اہم ذمہ داریاں بھی انجام دیں۔(۱۱)

ریٹائرمنٹ: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے ۱۹۹۱ء میں ریٹائرمنٹ لے لی تاہم ان کی تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیاں تاحیات جاری رہیں(۱۲)

وفات: ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ اعظمیؒ ۲۰ دسمبر ۲۰۱۷ کو ۸۷ سال کی عمر میں سعودی عرب کے شہر ریاض میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

تصنیفات وتالیفات۔۔۔ایک تعارف

Studies in Early

1:Hadith Literature

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ صاحب کی پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے جو انگریزی زبان میں تحریر کیا گیا تھا جس کا پہلا ایڈیشن بیروت سے ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا، دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۸ء اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں امریکہ سے شائع ہوا اور اس کے بعد متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور الحمدللہ یہ سلسلہ جاری ہے اس کا ۱۹۹۳ء میں ترکی زبان میں اور ۱۹۹۴ء میں انڈونیشیا اور اردو زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔مشرق ومغرب کی متعدد یونیورسٹیوں میں یہ کتاب نصاب میں شامل ہے۔

۲۔دراسات فی الحدیث النبوی وتاریخ تدوینہ:

موصوف نے انگریزی زبان میں تحریر کردہ اپنے Thesis میں بعض اضافات فرما کر خود عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔جو ۱۲ا۷ صفحات پر مشتمل ہے، جس کا پہلا ایڈیشن کنگ سعود یونیورسٹی نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے بعد ریاض و بیروت سے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ان دونوں مذکورہ عربی وانگریزی کتابوں میں مستند دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے تدوین حدیث کا آغاز حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہی ہو گیا تھا، نیز اس دعوی کو غلط ثابت کیا گیا ہے کہ تدوین حدیث کا آغاز دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہوا تھا۔

۳۔منہج النقد عند المحدثین نشأتہ وتاریخہ: اس کتاب میں موصوف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ محدثین کرام نے احادیث کے علمی ذخیرہ کو صحیح قرار دینے کے لیے جو اسلوب اختیار کیا ہے اس کی کوئی نظیر حتیٰ کہ ہمارے زمانے میں بھی نہیں ملتی ہے۔اس کتاب میں تدوین و حدیث کے ابتدائی دور میں محدثین کے حقیقی طریق کا ر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے ۲۳۴ صفحات پر شامل ہے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۵ء میں ریاض سے، دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں ریاض سے اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۳ء میں ریاض سے شائع ہوا ہے۔اس کے بعد بھی اس کتاب کے شائع ہونے کا سلسلہ جاری ہے یہ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نصاب میں شامل ہے۔یہ اپنی نوعیت کی پہلی اہم کتاب ہے۔

۴۔کتاب التمییز للامام مسلمؒ: امام مسلمؒ کی اصول حدیث کی مشہور کتاب التمییز آپ کی تحقیق وتخریج کے بعد شائع ہوئی۔

۵۔Studies in Hadith methodology and literatue:

اس کتاب میں حدیث کے طریق کار سے بحث کی گئی ہے تا کہ حدیث کو سمجھنے میں آسانی ہو، نیز مستشرقین نے جو شبہات پیدا کر دیئے تھے ان کا ازالہ کرنے کی بہترین کوشش ہے مصنف نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے پہلے حصے میں احادیث کے طریقہ کار سے بحث کی گئی ہے جبکہ دوسرے حصے میں حدیث کے ادبی پہلو کو صحاح ستہ اور دوسری کتب حدیث کی روشنی میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب انگریزی داں اصحاب کے لیے علوم و ادب حدیث کے مطالعہ کا اہم ذریعہ ہے جو مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل ہے۔ کتاب کا پہلا اور دوسرا ایڈیشن امریکہ سے ۱۹۷۷ء میں، تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں امریکہ سے شائع ہوا۔ اس کے بعد متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۶۔The history of the Quranic Text from Revelation to Compilation:

یہ ان کی ایک اور کتاب ہے جس میں قرآن پاک کی جمع و تدوین پر بحث کی گئی ہے۔

۷۔صحیح ابن خزیمہ: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے مختلف مما لک کے سفر کر کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ احادیث صحیحہ جمع کیں پھر ان کی تخریج و تحقیق اور چار جلدوں میں اس کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

زمانہ تالیف: اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۰ء میں بیروت سے، دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں ریاض سے اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۹۳ء میں بیروت ہی سے شائع ہوا اور اس کے بعد بے شمار ایڈیشن مختلف اداروں سے شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں یہ حدیث کی ایک نایاب کتاب ہے اس کے بارے میں یہ خیال تھا کہ یہ ضائع ہو چکی ہے تاہم ڈاکٹر اعظمیؒ نے اس نایاب کتاب کو تلاش کیا اور تخریج و تحقیق کی۔

۸۔متن حدیث کو کمپیوٹرائزڈ کرنا: شیخ مصطفیٰ اعظمیؒ کے منفرد کارناموں میں ایک بڑا کارنامہ احادیث نبویہ کو عربی زبان میں کمپیوٹرائزڈ کرنا ہے۔ اس کام کے ذریعے آپ نے حدیث کی وہ عظیم خدمت کی ہے کہ آنے والی نسلیں آپ کی اس اہم خدمت سے استفادہ کرتی رہیں گی۔ اس پر ڈاکٹر اعظمیؒ بجا طور پر بہت زیادہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ دنیا میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے احادیث کی **عربی عبارتوں کو کمپیوٹرائزڈ کیا۔** آپ نے کتب حدیث کی تخریج و تحقیق، ان پر تعلیقات، اپنی نگرانی میں ان کی اشاعت اور قرآن وحدیث کی تدوین کے متعلق مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات انگریزی اور عربی زبان میں پیش کر کے دین اسلام کی ایسی عظیم خدمت کی ہے کہ ان کی شخصیت صرف ہندوستان یا سعودی عرب تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے

کونے کونے سے ان کی خدمت کو سراہا گیا ہے حتیٰ کہ اسلام مخالف قوتوں نے بھی آپ کی علمی حیثیت کو تسلیم کیا ہے۔

۹۔کتاب النبی: اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی جانب سے لکھنے والے صحابہ کرامؓ کا تذکرہ ہے مؤرخین نے عموماً ۴۵۔۴۰ کاتبین نبی ﷺ کا ذکر فرمایا ہے لیکن اعظمیؒ صاحب نے تاریخی دلائل کے ساتھ ۶۰ سے زیادہ کاتبین نبی ﷺ کا ذکر کیا ہے۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۴ء میں دمشق سے،دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۸ء میں بیروت سے اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں ریاض سے شائع ہوا ہے۔اس کتاب کے بعد اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔حال ہی میں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

10:On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence:

زمانہ تالیف: اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۵ء میں نیویارک سے،دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں انگلینڈ سے شائع ہوا ہے۔اس کے بعد متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔یہ کتاب ۲۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

موضوعِ کتاب: اس کتاب کا موضوع مستشرقین خاص طور پر مشہور و معروف مستشرق پروفیسر شاخت کے فقہ اسلامی کے متعلق اٹھائے گئے اعتراضات کا محاکمہ ہے۔اس کتاب میں ڈاکٹر اعظمیؒ نے شاخت کی کتاب Origin of Muhammadan Jurisprudence کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور اس کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے ہیں۔اس کتاب کے ذریعے ڈاکٹر اعظمیؒ نے حدیث کیلئے ایسی عظیم خدمات پیش فرمائی ہیں کہ جن کا اعتراف عالم اسلام ہی نہیں بلکہ مستشرقین بھی برابر کرتے آرہے ہیں۔ڈاکٹر اعظمیؒ نے اِس کتاب میں علوم القرآن اور اس کے جدید پہلوؤں کے تناظر میں استشراقی ابہام کا نقد و محاکمہ ایسے ٹھوس دلائل و اسلوب سے پیش کیا ہے کہ خود مستشرقین انگشت بدنداں ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اعظمیؒ صاحب نے ایڈورڈ سعید کی تنقیدات کو درست سمت میں اطلاقی حیثیت عطا کر کے قابلِ عمل بنادیا ہے۔اور عصری استشراقی کاوشوں کو اسلام کی تحقیقی فہمائش کی خواہش سے مبّرا قرار دیا ہے۔

تراجم: ۱۹۹۶ء میں اس کا ترکی زبان میں ترجمہ شائع ہوا،عربی زبان میں ترجمہ اور اردو میں ملخص طباعت کے مرحلہ میں ہے۔ڈاکٹر اعظمیؒ کی یہ کتاب بھی دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہے۔

۱۱۔مغازی رسول ﷺ:

زمانہ تالیف: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ کی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں ریاض سے شائع ہوا تھا۔

تراجم: ادارہ ثقافت اسلامیہ، پاکستان نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کر کے ۱۹۸۷ء میں شائع کیا تھا۔ اب تک اس کتاب کے تین ایڈیشن پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں اور یہ کتاب ۲۸۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

موضوع کتاب: یہ کتاب مشہور و معروف تابعی حضرت عروہ بن زبیرؒ کی سیرت پاک کے موضوع پر تحریر کردہ سب سے پہلی کتاب ''مغازی رسول ﷺ'' کی تخریج و تحقیق اور تنقید ہے۔ جن صحابہ کرامؓ نے جنگ بدر میں شرکت فرمائی ان کے اسمائے گرامی کی پوری فہرست اس کتاب میں دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں شہدائے جنگ کی بھی مکمل فہرست ہے۔ کتب احادیث و سیر میں سیرت و مغازی سے متعلق جو واقعات مذکور ہیں ڈاکٹر اعظمیؒ نے متعلقہ مقامات پر حواشی میں ان کے حوالے دے دیئے ہیں۔ کتاب کا متن مختصر ہے تاہم سیرت و مغازی سے متعلق تمام ضروری اور بنیادی واقعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ مستشرقین اور اشتراقیت زدہ لوگ سیرت و مغازی سے متعلق جن باتوں کو ہدفِ اعتراض و تنقید ٹھہراتے ہیں۔ فاضل مرتب نے انتہائی خوبصورت انداز اور عمدہ الفاظ میں ان کے جوابات دیئے ہیں۔

۱۲۔ موطا امام مالک:

زمانہ تالیف: مؤسسۃ زید بن سلطان النہیان، ابوظہبی نے اس کی اشاعت کی ہے۔

موضوع کتاب: یہ حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے جو امام مالک نے تصنیف فرمائی تھی، بخاری و مسلم کی تحریر سے قبل یہ کتاب سب سے معتبر تسلیم کی جاتی تھی آج بھی اسے اہم مقام حاصل ہے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے اس کی تخریج و تحقیق کر کے ۸ جلدوں میں یہ کتاب شائع کروائی ہے۔ آپ نے موطا مالک کے راویوں پر بھی کام کیا ہے جن کی تعداد آپ کی تحقیق کے مطابق ۱۰۵ ہے۔

۱۳۔ المحدثون من الیمامته الی 250 هجری تقریباً:

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں بیروت سے شائع ہوا ہے۔

موضوع کتاب: ابتدائے اسلام سے اب تک عالم اسلام کے تمام شہروں کے محدثین کے بارے میں اس کتاب میں ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے یمامہ کے محدثین کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۴۔ العلل لعلی بن عبداللہ الدینی:

زمانہ اشاعت: اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۲ء میں اور دوسرا ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد سے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ بھی آپ کی تحقیق و تعلیق کا اچھوتا مظہر ہے۔

۱۵۔ سنن ابن ماجہ: زمانہ اشاعت: یہ ۴ جلدوں میں ۱۹۸۳ء میں ریاض سے شائع ہوئی۔ ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے

حدیث کی اس اہم کتاب کی تخریج وتحقیق کی اور کمپوٹرائزڈ کر کے اس کی اشاعت کرائی۔

۱۶۔سنن کبریٰ للنسائی: یہ کتاب ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ نے جن مخطوطہ جات پر کام کیا سنن کبریٰ للنسائی ان میں سے ایک ہے۔اس کی تخریج وتحقیق بھی آپ نے ہی کی۔

المختصر ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ کی ان تمام تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمیؒ کا موضوع اسلام اور مستشرقین ہے۔اسلام میں انہوں نے قرآن پاک اور احادیث کے موضوعات پر لکھا اور خوب لکھا۔ عالمی زبانوں عربی اور انگریزی پر آپ کو عبور تھا۔علمِ حدیث ،علوم قرآنی ،فقہ و اصولِ فقہ اور استشراقیات وغیرہ جیسے روایتی عصری علوم ومباحث اور موضوعات پر بیک وقت عمیق مہارت اور استعداد کے ضمن میں آپ سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

مستشرقین اور علم حدیث

۱۔استشراق کی تعریف: لفظ استشراق کا مادہ ش،ر،ق ہے اور یہ باب استفعال سے مصدر ہے باب استفعال کے خاصہ ''طلب'' کی وجہ سے اس میں لفظ ''س'' طلب کا مفہوم بیان کر رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس میں لفظ اُردو کا ترجمہ ''شرق شناسی'' کیا گیا ہے۔(۱۳)

عام فہم الفاظ میں استشراق کا معنی اور مفہوم ''مشرق کو جاننے کی طلب یا خواہش ہے رکھنا'' ہے۔

استشراق کا انگریزی ترجمہ orientalism کیا جاتا ہے۔مختلف زبانوں میں یہ لفظ قدرے مختلف مگر ملتے جلتے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔لاطینی زبان میں ''orient'' کا لفظ کسی شے کے بارے میں تحقیق کرنا یا سیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔فرانسیسی زبان میں ''orienter'' کا لفظ رہنمائی کے لیے مستعمل ہے اور انگریزی زبان میں ''orientate'' کا لفظ اپنے خواص کو کسی خاص سمت میں لگا دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔(۱۴) ڈاکٹر عمر بن ابراہیم رضوان نے استشراق کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

> **''فلا ستشراق اذن ھی دراسة الغربیین عن اشراق**
> **مـن نـاجیـه عقائده أ و تاریخه أو آدایه ...الیٰ غیر**
> **ذٰالک''(۱۵)**
>
> پس استشراق سے مراد اہل مغرب کا مشرق کے عقائد،
> تاریخ اور فنون وغیرہ کا مطالعہ کرنا ہے۔''

استاد فاروق احمد فوزی استشراق کا معنی ومفہوم متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''علم یدرس لغات شعوب اشرق وتراثهم
وحضاراتهم و مجتمعاتهم و مافیهم و حاضر
هم''(١٦)

''استشراق ایک ایسا علم ہے جو مشرق کی زبانوں، علمی ورثہ،
تہذیبوں، معاشروں کے ماضی اور حال کے بارے میں
بتلاتا ہے۔''

ڈاکٹر احمد عبدالرحیم السایح ''استشراق'' کو ایسی آئیڈیالوجی قرار دیتے ہیں جس کا مقصد اسلام کے بارے میں پہلے سے طے شدہ کچھ خاص قسم کے تصورات کو رائج کرنا ہے نہ کہ کسی علمی تحریک میں اشتراک واعانت۔ وہ لکھتے ہیں:

''ولكن يمكن القول ان الا ستشراق فی دراسة
لاسلام بیس علماً بای مقیاسع علمی، و انما هو
عباره عن ایدیو لوجیه خاصة یراد من خلالها
ترویج تصورات معینه عن الا سلام ، نصرف
النظر عما اذا كانت هذه التصورات قاعدة على
حقائق او مرتكزه علىٰ ائو هام و افترائت''(١٧)

''یہ کہنا درست ہے کہ استشراق اسلام کے مطالعہ کے
پہلو سے کسی بھی اعتبار سے کوئی علم نہیں کہلا سکتا بلکہ یہ ایک
خاص قسم کی آئیڈیالوجی ہے جس کا مقصد اسلام کے تصورات
کی نشر واشاعت ہے چاہے اسلام کے بارے میں وہ قائم
کیے گئے تصورات حقائق پر مبنی ہوں یا ابہام اور جھوٹ پر۔''

۲۔ مستشرقین کی علمِ حدیث کی طرف توجہ وارتقاء: جس طرح تحریک استشراق کے نقطہ آغاز سے متعلق مختلف محققین کی مختلف آراء ہیں۔ اسی طرح علم حدیث کی طرف مستشرقین کی توجہ وارتقاء بھی مختلف الآراء ہے۔

ارتقائی تاریخ: تاہم مجموعی طور پر حدیث کے بارے میں مغربی سکالرز کے رویے کو چار ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا مرحلہ (ابتدائی دور) تشکیک Early scepticism کہلاتا ہے۔ دوسرا مرحلہ scepticism کے خلاف ردعمل کا ہے۔ تیسرا مرحلہ درمیانی راہ تلاش کرنے کا ہے An atempt to search a middlegra۔ چوتھا تشکیکِ جدید Neo scepticism کا ہے۔(۱۸)۱۔ گولڈزیہر اور جوزف شاخت کا تعلق پہلے دور سے ہے۔ گولڈزیہر کا خیال تھا کہ اکثر احادیث پہلی دو صدیوں میں اسلام کی مذہبی، تاریخی اور سماجی ترقی کا نتیجہ ہیں۔ اس نے اپنی کتاب Muhammadanische Studien کی دوسری جلد میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے:

> "we shall not meet any legal tradition from the prophet witch cansidere authentic..."(۱۹)
>
> ''فقہی مسائل سے متعلق ہمیں پیغمبر اسلام سے متعلق کوئی بھی ایسی حدیث نہیں ملی کہ جسے ہم صحیح حدیث قرار دے سکیں۔''

۲۔ دوسرے دور کے سکالرز میں نمایاں ترین نام نابیہ ایبٹ کا ہے۔ اس نے اپنی تحقیق سے گولڈزیہر اور شاخت کے ''وضع حدیث'' کے نظریے کو غلط قرار دیا ہے۔ وہ ان مستشرقین کو جو ہجرت کے بعد احادیث کی کثرت کو بنیاد بناتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مدنی زندگی کے دس سالوں میں لاکھوں احادیث کا صادر ہونا ایک ناممکن امر ہے جواب دیتے ہیں کہ ہجرت کے بعد کے زمانہ میں کثرت احادیث کی وجہ کثرت متن نہیں بلکہ کثرت اسناد ہے۔(۲۰)

۳۔ جیوئن بال G.H.A Juenboll اور جرمن مستشرق ہاہائیڈ موٹسکی Haral motzki کے نام تیسرے مرحلے کے نمایاں نام ہیں جیوئن بال ویسے تو شاخت سے متاثر ہے تاہم وہ احادیث کے بارے میں اس کی انتہائی تشکیک کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس پر سوال اٹھاتا ہے۔ شاخت کی حدیث کے بارے میں common Link theory کو جیون بال نے ''rifine'' مہذب کیا ہے۔ شاخت کے نزدیک حدیث کی اسناد دوسری صدی ہجری کے نصف میں وضع کی گئیں تو جیون کے نزدیک حدیث کا مرجع پہلی صدی ہجری کا آخر ہے۔ ہاہائیڈ نے پہلی صدی ہجری کی احادیث کی سند کا ماخذ معلوم کرنے کیلئے tradition historical کا اصول استعمال کیا۔(۲۱)

۴۔ neo sceptic یعنی تشکیک جدید کے دور میں مائیکل کوک michael allan cook(burn

(1940) اور نورمن کولڈر Norman colder کے نام ملتے ہیں۔ یہ دونوں گولڈز یہر اور جوزف شاخت سے بھی زیادہ تشکیک پسند ہیں۔(۲۲)

۳۔مخطوطات حدیث کی اشاعت پر مستشرقین کا کام: گولڈزیہر نے امام ابوداؤد کی کتاب ''المصاحف'' پر کام کیا ہے۔اسی طرح مسند امام احمد بن حنبل پر بھی مستشرق نے کام کیا۔مخطوطات احادیث پر کام کرنے والی ایک خاتون مستشرق نابیہ ایبٹ ہیں ان کا تعلق امریکہ سے ہے۔وہ ۱۸۹۷ء میں ترکی میں ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئی۔(۲۳)

نابیہ ایبٹ کا کہنا ہے کہ میں نے جن احادیث پر کام کیا ہے اس کے مطابق احادیث زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں پیغمبر اسلام کے زمانہ سے نسل در نسل نقل ہوتی چلی آئی ہیں لہٰذا ان کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ یہ دوسری یا تیسری صدی ہجری میں وضع کی گئیں غلط ہے۔نابیہ ایبٹ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ یہ غلط فہمی احادیث کی اسناد کے میکانزم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔(۲۴)

حدیث پر کام کرنے والے مستشرقین اور ان کی تصانیف

علم حدیث پر درج ذیل مستشرقین کے کام اور نام نمایاں ہے۔

۱۔گستاف وائل(GUSTAV WEIL(1808-1889:

علم حدیث کے حوالے سے کام کرنے والا سب سے پہلا نام جو تاریخ میں ہمیں ملتا ہے وہ گستاف وائل کا ہے اس نے اپنی کتاب Geschichte der chaliphen میں یہ رائے پیش کی کہ صحیح بخاری کی تمام روایات کو رد کر دینا چاہئے۔(۲۵)

۲۔آلویز سپرنگر(A Loys Sperngen(1813-1893: اس کی کتاب Das leben und die Lehredes Mohammad ہے۔اس نے اپنی کتاب میں یہ کہا ہے کہ ذخیرہ احادیث کی بڑی تعداد موضوع کی نسبت صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔اس کی یہ کتاب تین جلدوں میں ۱۸۶۵ء سے ۱۸۶۱ء کے مابین شائع ہوئی۔(۲۶)

۳۔رائن ہرچ ڈوزے(Reinhart Dozy(1820-1883: یہ ایک ڈچ اسکالر ہیں۔انہوں نے اپنی کتاب Het Islamisme میں یہ رائے پیش کی کہ صحیح بخاریؒ کی نصف روایات صحیح ہیں۔(۲۷)

۴۔اگناز گولڈز یہر(1850-1921): اگناز گولڈزیہر یہودی مستشرق ہے۔یورپ میں نولڈیکے کی طرح اسے بھی جدید علوم اسلامیہ کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔نولڈیکے جس طرح قرآنیات میں مستشرقین کا امام ہے تو

بالکل اسی طرح اگناز گولڈزیہر کو علوم حدیث میں مستشرقین کی پیشوائی کا مقام حاصل ہے۔ اگناز گولڈزیہر ہی وہ پہلا مستشرق ہے جس نے حدیث پر باقاعدہ نقد کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر جامع، منظم اور محقق انداز میں پیش کیا۔(۲۸) اگناز گولڈزیہر نے اپنی تعلیم Budapest Leipzig Berline اور Leiden کی یونیورسٹی سے حاصل کی ۱۸۷۳ء میں اسے ہنگری حکومت نے شام، فلسطین اور مصر کے دورہ پر بھیجا تاکہ وہ مسلمان علماء سے استفادہ کر سکے۔(۲۹)

مصر میں قیام کے دوران اس نے جامعہ ازہر کے علماء سے استفادہ کیا۔ یہاں وہ اسلام سے بہت متاثر ہوا اور اس کے بقول وہ دل سے مسلمان ہو گیا تھا اگرچہ زبان سے اسلام کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اس کے الفاظ میں:

"In those weeks , i truly enterd into the spirit of islam to such an extent that ultimately i becamime inwardly convinced that i my self was a muslim and judiciausly discover that this was the only religion which, even in its doctrinal and official formulation can satisfy philoshic minds.

My ideal was to elevate judaism to a similar rational level. Islam ,as my experience tought my, is the only religion, in which superstitous and heathen ingredients are not frowned upon by rationlisn, but by orthodox dodrine.(۳۰)

اس نے جمعہ کی ایک نماز میں سجدے کی کیفیت کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے ایسی ایمانی حالت

پھر کبھی نصیب نہیں ہوئی۔اس کے الفاظ ہیں کہ:

> "In this midst of the thounsends of the pious, I rubbed my forhead against the floor of the mosque. Never in my life was I more devout, more truly devout, than on that exalted friday."(۳۱)

اگناز گولڈزیہر نے اپنی جس کتاب میں وضع حدیث کا نقطہ نظر بیان کیا ہے اس کا نام ہے"Muhammadanische Studien"۔یہ دو جلدوں میں ہے جو ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔

جوزف شاخت josep sohacht ایک جرمن مستشرق ہے وہ ایک کیتھولک فیملی میں پیدا ہوا۔اس نے ابتدائی تعلیم جرمنی سے حاصل کی۔گاٹ ہیلف اس کے اساتذہ میں نمایاں ہیں۔اس نے آکسفورڈ ،لائیڈن اور کولمبیا یونیورسٹی میں بطور عربی اور اسلامیات کے پروفیسر، تدریس کی۔اہل مغرب میں حدیث اور فقہ اسلامی میں تخصص کی وجہ سے وہ خاصا معروف ہے۔(۳۲)اس کی معروف کتاب "فقہ محمدی کے مصادر" "Origins of Muhammadan Jurisprudence" ہے اس میں اس نے حدیث کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔اس کی یہ کتاب ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی۔جبکہ فقہ اسلامی کے بارے میں اس کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا نام "An introduction to Islamic" ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی۔نابیہ ایبٹ ایک امریکن مستشرق ہے جو یونیورسٹی آف شکاگو میں مشرقی علوم کی پہلی پروفیسر تھیں۔۱۸۹۷ء میں ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں، ان کے والد تاجر تھے لہٰذا وہ اپنے والد کے ساتھ کچھ عرصہ عراق پھر انڈیا میں رہیں جہاں انہوں نے لکھنؤ سے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔مسلمان خواتین کی تاریخ پر ان کا کافی کام موجود ہے۔سیرت عائشہ پر ان کی کتاب "Aisha The Beloved of Muhammad" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ان کے نمایاں تحقیقی کاموں میں تین جلدوں میں ان کی کتاب "Stdies in Arabic Literary Papyrin" ہے جو ۱۹۵۷ء، ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی۔(۳۳)

۵۔جیمز روبسن James Robson1980: جیمز روبسن حدیث میں گولڈزیہر اور جوزف شاخت کے پائے کا مستشرق تو نہیں تاہم اس نے ''مشکوٰۃ المصابیح'' کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔حدیث پر بھی اس کی کئی تحریریں ملتی ہیں۔(۳۴)

مستشرقین کے علم حدیث پر عمومی اعتراضات: مستشرقین نے حدیث اور علم حدیث پر جو اعتراضات عام طور پر کیے ہیں ان میں کتابت حدیث کے ادوار اور وضع حدیث وغیرہ جیسے اعتراضات خاصے مشہور ہیں۔زیر نظر سطور میں ان اعتراضات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

گولڈزیہر کا خیال ہے کہ اکثر احادیث پہلی دوصدیوں میں اسلام کی مذہبی،تاریخی اور سماجی ترقی کا نتیجہ ہیں۔اپنی تصنیف ''Muhammad studien'' کی دوسری جلد میں اس نے حدیث کے بارے میں اپنا وضع حدیث ''Fabrication of Hadith'' کا نظریہ پیش کیا۔اس کے بقول اپنے ذاتی مفادات کی خاطر احادیث گھڑنے کا عمل پیغمبر اسلام کی وفات کی بعد صحابہؓ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا۔اس کے الفاظ ہے:

> "And ofter his Prophet PBUH death they add many salutary sayings which were thought to be in accard with his sentiment and could there in their view, legitimacy be ascribed to him, ... of whose soundness they were in general convinced.'(۳۵)

گولڈزیہر کہتا ہے کہ (نعوذ باللہ) صحابہؓ نے بالعموم معاویہ بن ابوسفیانؓ،مغیرہ بن شعبہؓ،عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بالخصوص احادیث گھڑیں۔نعوذ باللہ اس کا کہنا ہے کہ معاویہ بن ابوسفیانؓ اور ان کے گورنر مغیرہ بن شعبہؓ سے سرکاری سرپرستی میں احادیث گھڑنے کا عمل اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے اپنے منبر سے حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنے اور حضرت عثمانؓ کی مدح وثنا کی سرکاری مہم چلائی۔اس کے الفاظ ہیں:

> "Official influence on the invention, dissemination and supperssion of

tradition started very early. An instruction given to his obidient governor al-mughirah by muawiyah-1 is in the spirit ummayads; do not tire of abusing mercifulness for uthman.'(۳٦)

گولڈزیہر کے بقول بنوامیہ کے دور میں احادیث گھڑنے کا اضافہ ہوا اور یہ کام علماء نے کیا۔اس کے بقول معاشرے نے جب حکمرانوں کے ظلم وستم کو دیکھا تو علماء نے ان ظالم حکمرانوں کے خلاف احادیث گھڑی ۔مثلاً وہ روایات جو ان کے خلاف جہاد کو بیان کرتی ہیں۔اس کے الفاظ ہیں:

"Thus the hadith led in the first century a troubled existence, in silent opposition to the ruling element which worked in the opposite direction. The pious cultivated and disseminated in their orders the little that they had saved from early times or acuired by communication. They also fabricated new material for which they could expect recognition only in a small community.'(۳۷)

گولڈزیہر کہتا ہے کہ ان کے برعکس حکمران بھی بھولے نہیں تھے۔انہوں نے حکمرانوں کے خلاف خروج کے رد میں احادیث وضع کیں۔اس طرح ایک سیاسی عمل احادیث کے ایک ذخیرہ کے گھڑنے کا سبب بنا۔اس کے الفاظ ہیں:

"This must not lead us to beleave that during this period theologions were alon at work on the tradition . the ruling power it self was not idle. If it wished an opinion to be genrally recognised and the opposition of pious circle silenced , it too had to know how to discover hadith to suit its purpose . They had to do what their opponents did: invent, or have invented hadiths in their turn. and that is in effect what they did."(۳۸)

وضع حدیث کا الزام لگاتے ہوئے شاخت کہتا ہے کہ حدیث کی کتاب میں فقہی مسائل سے متعلق جو روایات ہمیں ملتی ہیں وہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے زمانے کے بعد گھڑی گئیں۔

"The aim of parts 11 is to show that a considerable number of traditions which appear in the clasical coolection originated ofter Malik and Shafii."(۳۹)

متون کی بجائے اسناد کی کثرت:

مستشرقین نے علم حدیث کے حوالے سے ایک اور اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ روایات کو نقل کرنے میں متون کی اتنی کثرت نہیں ہے جتنی کہ اسناد کی ہے۔نابیہ ایبٹ کہتی ہیں کہ محدثین کے نزدیک ایک ہی متن جب دس اسناد سے منقول ہو تو وہ اسے دس احادیث شمار کرتے ہیں۔مثلاً صحیح بخاریؒ کی روایات کی تعداد ۷۲۷۵ ہے۔(۴۰)

جبکہ امام بخاریؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے چھ لاکھ احادیث میں سے صحیح بخاری کا انتخاب کیا۔(۴۱) مستشرقین مثلاً ڈنکن ملڈ ونلڈ وغیرہ نے طعن بنالیا ہے امام بخاری کو چھ لاکھ احادیث میں سے ساڑھے سات لاکھ احادیث ہی صحیح مل سکیں۔لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ احادیث لاکھوں کی تعداد میں گھڑی گئی تھیں۔(۴۲)

حوالہ جات

1۔ Deoband Online مارچ4، 2013from Retrieved

محمد نجیب قاسمی سنبھلیؒ، شیخ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمیؒ، قاسمی اوران کی حدیث کی خدمات

http/:www.deoband.net/ 1/ post/ 2013/ 03/ dr-Mohammad-Moustafa-azami-qasmi-famous –scholer –of –hadith.htmal on 05-12-2013.

2۔ The intellectual journey of a hadith scholer:Mustafa al-Azami,An interview with retrieved from http/:www.deoband.net/1/post/2013/03/dr-Mohammad-Moustafa-a-zami om 12-12-2013

3۔ Ibid.1

4۔ The intellectual journey of a hadith scholer:Mustafa al-Azami,An interview with retrieved from http/:www.deoband.net/1/post/2013/03/dr-Mohammad-Moustafa-a-zami om 12-12-2013

5۔ Ibid.1

6۔ Ibid.1

7۔ Ibid.1

8۔ Ibid.1

9۔ Ibid.1

10۔ Ibid.1

11۔ Ibid.1

12۔ Ibid.1

13۔ اکرم چوھدری، محمد، پروفیسر ڈاکٹر، استشراق،تکلمہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، طبع اول، مارچ ۲۰۰۲ء، ۱/۵۶۵

14۔ محمد الشاہد السید، الاستشراق ومنہجیہ النقد عند المسلمین المھاجرین، الاجتہاد، العدد ۲۲، مشتا، عام ۱۹۹۴ء / ۱۴۴۴ھ، ص:۱۹۷

15۔ عمر بن ابراھیم، رضوان الدکتور، آراء المستشر قین، حول القرآن تفسیرۃ: دراسۃ ونقد، دار طیبہ، الریاض، ص:۲۳

16۔ فاروق عمر فوزی، الاستاذ الذکر الدکتور، الاستشراق والتاریخ الاسلامی، الدھلیہ للنشر والتوزیع، المملکۃ الاردنیہ الھاشمیہ، عمان،

الطبۃ الاولیٰ، ۱۹۹۸ء، ص:۳۰

17۔ احمد عبد الرحیم السایح الدکتور، الاستشراق فی میزان, نقد الفکر الاسلامی، الدار المعریۃ، القاھرہ، الطبعہ الاولیٰ ۱۹۹۶، ص:۱۵

18. mingnThe study of hadith Literature in the west , Accessed on 30 June , 2014 , from http:/berandaintelektual.blogspot.com/2013/04/the-study-of-hadith-Literature-in-west-html/

19. mingn , The study of hadith literature in the west.

20. Ibid

21. Ibid

22. Ibid

23۔ زبیر، محمد، ڈاکٹر حافظ، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ العالمین، طبع اول، ۲۰۱۴ء، ص:۱۰۵

24۔ ایضاً

25۔ ایضاً، ص:۴۲

26۔ ایضاً

27. fatma kizil, The views of orientalists on the Hadith literature, Acessed on october, 2013, from http/www.lastprophet:mfo/the:view-hf-orientalists-on-the-hadith-literature.

28۔ زبیر، محمد، ڈاکٹر حافظ، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ العالمین طبع اول، ۲۰۱۴ء، ص:۴۲

29۔ ایضاً

30. Hamid Dabashi, Post orientalism: Knowledge and power in time of tarror, New Jersey: Transaction publisher, 2009, P:88

31. Ibid., P:49

32۔ زبیر، محمد، ڈاکٹر حافظ، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ العالمین طبع اول، ۲۰۱۴ء، ص:۱۰۰

33۔ ایضاً،ص:۱۰۴

34۔ ایضاً،ص:۱۰۵

35. Hamid Dabashi, Post orientalism: Knowledge and power in time of tarror, New Jersey: Transaction publisher, 2009, P:49

36. Ibid

37. Talal Maloush, Early Hadith literature and theory of Ignaz goldzihar, uk: university of Edinburgh, 2000, P:176

38. Ibid

39. Ibid ,P:138

40۔ محمود الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، مرکز المدنی للدراسات، الاسکندریہ، ۱۴۱۵ھ، ص:۳۶

41۔ ابن بطال علی بن خلف بن عبدالملک، شرح صحیح البخاری، مکتبہ الرشد، الریاض، ۶/۱

42. Duncan B. Macdonald, Development of Muslim Theology, Jurisprudence and constitutional Theory, New Jersey : The law Book Excande, 2008, P:80